میں اس مسئلہ میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ منیٰ مکہ شہر کا حصہ ہے یا نہیں، کیونکہ مکہ شہر بڑھ گیا ہے یا منیٰ علیحدہ مقام ہے، کیونکہ یہ حج کے مناسک میں سے ایک ہے اور حاجی مکہ میں اپنی نماز قصر پڑھے گا یا اتمام کرے گا۔ اس مسئلہ میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی رائے کیا ہے کہ منیٰ مکہ کا حصہ ہے یا علیحدہ جگہ ہے۔ اور مکہ میں اقامت کی نیت کے بارے میں کیا مسئلہ ہے کہ منیٰ میں اقامت کرنے والا مکہ میں اقامت کرنے والا سمجھا جائے گا۔

کیونکہ حضرت مفتی سعید صاحب نے یہ فتویٰ (رائے) دی ہے کہ منیٰ مکہ سے علیحدہ ہے اور منیٰ حج کے مناسک میں سے ہے۔ اس لئے آپ مہربانی فرما کر حضرت مولانا محمد تقی صاحب کو یہ دے دیں۔

الجواب بعون ملہم الصواب

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ منیٰ مشاعرمقدسہ میں سے ہے اور مناسک حج میں سے قیام منیٰ کی سنت حدودِ منیٰ ہی میں اداہوتی ہے اور بلاعذر حدودِ منیٰ سے خارج کسی دوسرے مقام میں اس سنت کی ادائیگی کے لئے قیام درست نہیں، لیکن اتمام اور قصر کا تعلق مناسکِ حج سے نہیں ہے بلکہ اقامت اور عدمِ اقامت سے ہے، جسمیں آبادی کے اتصال اور عدمِ اتصال کو بہت بڑا عمل دخل ہے،اس وقت منیٰ اور مکہ مکرمہ کی آبادی کے اتصال اور حکومتی حد بندی کی وجہ سے چونکہ وہاں کے عرف میں منیٰ کو مکہ مکرمہ کا ایک محلہ سمجھا جاتا ہے اس لئے اس وقت اتمام وقصر کے حوالے سے پاکستان، ہندوستان، ایران اور بنگلہ دیش وغیرہ ممالک کے اہلِ فتویٰ حضرات کے مابین مذکورہ مسئلہ مختلف فیہ ہے ،ہر موقف کے علماء کرام کے پاس اپنے اپنے موقف پر دلائل ہیں آپ کو جن علماء کرام کے فتویٰ پر اطمینان ہو آپ انکے فتویٰ پر عمل کر سکتے ہیں، لیکن دوسرے موقف کے علماء کرام پر طعن و تشنیع کرنا کسی کو جائز نہیں ۔اور حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی رائے کے متعلق سوال کے بارے میں عرض یہ ہے کہ اکابر جامعہ دارالعلوم کراچی حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی اور دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کے مفتیان کرام سمیت بہت سے دیگر مفتیان کرام کی رائے یہ ہے کہ مذکورہ مسئولہ میں مسافت سفر طے کرکے آنے والے جن حجاج کرام کا مکہ معظمہ میں آمد اور واپسی کا درمیانی وقفہ بشمول ان ایام کے جو منیٰ ،مزدلفہ اور عرفات میں گزریں گے پندرہ دن یا اس سے زائد کا ہورہا ہو وہ سب مقیم ہونگے (اگرچہ مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد ۸ / ذوالحجہ تک ان کے پندرہ ایام نہ بنتے ہوں) لھذا اس صورت میں ان حجاج کرام پر احکام اقامت لاگو ہونگے،اور اس مدت میں منی اور مزدلفہ میں رات گزارنا یا عرفات میں جانا انکے مقیم ہونے میں مانع نہیں ہوگا، کیونکہ اس وقت ہماری تحقیق کے مطابق" منیٰ "کو وہاں کے عرف میں شہرمکہ مکرمہ کا ایک محلہ اور اسکے تابع سمجھا جاتا

ہے چونکہ سفر و حضر کے معاملہ میں تابع و متبوع باعتبار مقام متحد ہوتے ہیں اس لئے مقیمِ مکہ مکرمہ کا منیٰ کی طرف نکلنا اور وہاں رات گزارنا اقامتِ مکہ مکرمہ کے لئے قادح نہیں ہوگا، علیٰ ھذا القیاس اب مسافر کا منیٰ اور مکہ مکرمہ دونوں مقامات پر مشتمل پندرہ ایام کی نیتِ اقامت شرعا معتبر ہوگی اوراس طرح نیت کرنے سے بھی مسافر مقیم بن جائیگا اور اس پر احکام اقامت لاگو ہوجائیں گے ۔اور عرفات و مزدلفہ دونوں چونکہ صحرا ہیں اور صحرا صالح للاقامۃ نہیں، نیز عرفات مبیت نہیں اور مزدلفہ مبیت محض ہے موضع اقامت نہیں ہے اس لئے اس صورت میں عرفات کی طرف نکلنے سے یا مزدلفہ کی مبیت سے یا عرفات میں رات گزرجانے سے یا بوقت اقامت مبیتِ مزدلفہ کی نیت کی وجہ سے بھی اقامتِ مکہ مکرمہ باطل یا وہاں کی نیتِ اقامت شرعا غیر معتبر نہیں ہوگی، اس لئے ان مقامات میں بھی حالت اقامت کے احکام لاگو ہونگے اور اتمام کا حکم ہوگا۔

اسکے برعکس جن حجاج کرام کا مکہ معظمہ میں آمد اور واپسی کا درمیانی وقفہ بشمول ان ایام کے بھی جو منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں گزریں گے پندرہ دن سے کم ہو رہا ہو وہ سب مسافر ہونگے اور ان پر احکام سفر لاگو ہونگے۔"فأما إذا كان أحدهما تبعا للمصر-----لأنهما في الحكم كموضع واحد وأما المكان الصالح للإقامة فهو موضع لبث وقرار في العادة "(تحفة)" والمفهوم من المتون أنه لو نوى في إحداهما نصف شهر صح فحينئذ لا يضره خروجه إلى عرفات.....أوكان أحدهما تبعا للآخر.....لوكان الموضعان من مصر واحد أو قرية واحدة فإنها صحيحة لأنهما متحدان حكما(شامی)"وإن كان أحدهما تبعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيماولو نوى الإقامة خمسة عشر يوما بقريتين النهار في إحداهما والليل في الأخرى يصير مقيما إذا دخل التي نوى البيتوتة فيها، هكذا في محيط السرخسي،ولا يصير مقيما بدخوله أولا في القرية الأخرى ، كذا في الخلاصة. لیکن خیال رہے کہ اس حکم سے وہ مسافر حاجی مستثنیٰ ہے جو پہلے عرفات میں داخل ہوا ہو پھر عرفات، مزدلفہ، منیٰ اور مکہ مکرمہ کا کل قیام پندرہ دن ہو کیونکہ اس صورت میں چونکہ مقام صالح للاقامۃ میں پندرہ دن قیام کی نیت نہیں پائی جارہی ہے اس لئے وہ بدستور مسافر ہوگا تاہم اگر منیٰ میں واپسی کے بعد منیٰ اور مکہ مکرمہ کا مجموعی قیام پندرہ دن یا

اس سے زائد ہو رہا ہو اور منیٰ پہنچ کر یہ حاجی منیٰ اور مکہ مکرمہ میں پندرہ ایام ٹھہرنے کی نیت کر لے تو اب مقیم ہو جائیگا۔

منیٰ کے مکہ مکرمہ کی آبادی سے تعلق کے بارے میں استاذ محترم صاحب الفضیلہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مسجد حرام کے معمر ترین امام و خطیب فضیلۃ الشیخ حضرت عبد اللہ بن سبیل زادہم اللہ شرفاً سے اسی سلسلے میں ایک استفسار فرمایا تھا جسکے جواب میں حضرت شیخ نے جو کچھ تحریر فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ دور حاضر میں مکہ معظمہ کی آبادی پھیل کر منیٰ کو گھیر لینے کی وجہ سے اب منیٰ، شہر مکہ مکرمہ کا ایک ذیلی محلہ بن گیا نیز سعودی حکومت بھی منیٰ کو شہر مکہ مکرمہ کا ایک محلہ ہی شمار کرتی ہے اس لئے اب مکہ مکرمہ سے منیٰ جانے والے شخص کو حدود مکہ کے اندر ہی سمجھا جاتا ہے، حدود مکہ سے خارج نہیں سمجھا جاتا۔ (ملاحظہ ہو حضرت شیخ کے جواب کا متعلقہ حصہ)

"الذی یظهر لنا أن منی اصبحت الیوم جزء من مدینة مکة بعد ان اکتنفها بنیان مکة و تجاوزها إلی حدود عرفة وبناء علی هذا فإنها قد أصبحت الیوم من أحیاء مدینة مکة فلا یعد الذاهب الیها من مکة مسافرا وبناء علیه فإنه لا یجوز للحاج أن یقصر ولا أن یجمع بها علی قول من یقول من العلماء ان العلة فی القصر بمنی انما هو من أجل السفر لأن الذاهب إلی منی لم یخرج عن حدود مکة"------------ان حکومة المملکة العربیة السعودیة تعد منی من مکة علی اعتبار أنها حی من أحیائها الا أن الحکومة تمنع البناء فیها لمصلحة عامة لأنه لا یجوز لأحد أن یتملك ولا یختص بشیئ من منی ولا غیرها من المشاعر لقول النبی صلی الله علیه وسلم:" منی مناخ من سبق"

"مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ" سے برصغیر کے مختلف مشاہیر اہل فتاویٰ حضرات کی تصدیقات کے ساتھ ایک فتویٰ جاری ہوا جس میں یہ موقف اختیار کیا گیا کہ اس وقت منیٰ مکہ مکرمہ کا ایک محلہ ہے۔ فتویٰ کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الاستفتاء: کیا منیٰ مکہ مکرمہ میں داخل ہے یا خارج؟

الجواب: مبسملا ومحمدلا ومصلیا ومسلما

عام کتب فقہ میں یہ تحریر ہے کہ اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ میں پہنچا اور ۸ / ذی الحجہ تک اس کے پندرہ روز نہیں بنتے تو اس کو قصر نماز ادا کرنی ہوگی کیونکہ ۸ تاریخ کو اس کو ہر حال میں مکہ مکرمہ چھوڑنا ہے لہذا اس کا پندرہ روز قیام کی نیت کا اعتبار نہ ہوگا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب منیٰ مکہ مکرمہ سے علیحدہ تھا اب صورت حال یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی آبادی منیٰ سے بھی

متجاوز ہوچکی ہے اور منیٰ مکہ مکرمہ کا ایک محلہ ہے جیسا کہ مقامی حضرات سے تحقیق کرنے سے اور مشاہدہ سے معلوم ہوا الخ“

۷ا ذی الحجہ سن ۱۴۲۴ ہجری میں مختلف ملکوں کے بعض اہل فتاوی واہل علم حضرات پر مشتمل ایک مجلس نے ایک اور فتویٰ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ ہی میں بیٹھ کر جاری کیا ہے،اس میں بھی یہی موقف اختیار کیا گیا کہ منیٰ اب مکہ معظمہ ہی کے حکم میں ہے۔(ملاحظہ ہوں فتویٰ کے الفاظ):

”جن حجاج کرام کا مکہ معظمہ میں آمد اور واپسی کا درمیانی وقفہ پندرہ دن کا ہو رہا ہو وہ سب اتمام کریں گے اور اس مدت میں منیٰ اور مزدلفہ میں رات گزارنا انکے مقیم ہونے میں مانع نہیں ہوگا،کیونکہ منیٰ اور مزدلفہ اب مکہ معظمہ ہی کے حکم میں ہیں اور عرفات میں چونکہ صرف دن کا قیام ہوتا ہے لهذا وہاں بھی اتمام کا حکم ہوگا۔واضح رہے کہ اس فتویٰ کا تعلق مشاعر مقدسہ (منیٰ،مزدلفہ ،عرفات)کی حدود شرعیہ سے نہیں ہے کیونکہ وہ سب توقیفی ہیں ان میں ترمیم واضافہ کا کسی کو حق نہیں ہے البتہ قصر واتمام کے مسائل میں حکم وہ ہوگا جو مذکورہ فتویٰ میں بیان کیا گیا ہے۔“ ۱۲۔۔۔واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۶/۳/۱۴۳۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

مکہ مکرمہ کی آبادی پھیل کر منیٰ سے اس طرح مل گئی ہے کہ اب منیٰ مکہ مکرمہ کا ایک حصہ اور ایک محلّہ بن چکا ہے، جیسا کہ حرمِ مکہ کے امام وخطیب شیخ عبداللہ بن سبیل حفظہ اللہ نے اپنے ایک خط میں وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ لہذا دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی اور دیگر کئی علماءِ کرام کی رائے کے مطابق اس اتصال کی وجہ سے سعودی حکومت کا سفر واقامت کے احکام کی حد تک منیٰ اور مزدلفہ کو ایک جگہ قرار دینا درست ہے، لہذا جو حجاج اکرام مکہ مکرمہ اور منی کے مجموعہ قیام کے اعتبار سے مقیم ہوں، یعنی اُن دونوں جگہوں میں مجموعہ قیام پندرہ دن یا اس سے زائد بنتا ہو تو وہ حجاج مقیم شمار ہونگے۔ البتہ مناسکِ حج کی ادائیگی میں منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کی پرانی حدود پہلے سے متعین ہیں، لہذا اُن حدود ہی کا اعتبار ہوگا، کیونکہ یہ مقامات مناسکِ حج کے لئے توقیفی مشاعر ہیں، جس کی وجہ سے مکہ مکرمہ ومنیٰ کی آبادی متصل ہونے سے مناسکِ حج میں اُن مقامات کی حدود تبدیل نہیں ہوں گی۔ (ماٰخذہٗ تبویب ۷۰۹/۶۱، بتغییر) تاہم اس مسئلے میں معاصر علماء اکرام کا اختلاف ہے۔.................................واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد حسان سکھروی عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۹/رجب المرجب/۱۴۳۷ھ
۱۷/اپریل/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۹/رجب المرجب/۱۴۳۷ھ
۱۷/اپریل/۲۰۱۶ء

مفتی